[illegible] النور على مولد المحيي الثقلين [illegible]

[illegible] حضرت غوث سبحاني قطب ربانی شیخ عبد القادر جیلانی [illegible]

تذكرة العارفين
الواصلين الكاملين
في مناقب السيد
عبد القادر الجيلاني
رضي الله عنه

باهتمام خیر خواه امت سید المرسلین خاکپای رسول کریم الحاج قاضی ابراهیم بن [illegible] الحاج قاضی نور محمد صاحب پلسندري و نور الدین بن [illegible]

در مطبع حیدری واقع محله عمرکهاڑی ممبئی طبع

سے ہے منکشف ہوگا تو چاہئے کہ اپنی اعضا کو حرکت سے باز رکھے اور آنکھہ بند کرکے اور
دست راست دست چپ پر رکھہ کر دل جمیع نقوش ناسوتی و ملکوتی سے خالی کرے و بہ
سکون و آرام بیٹھے اور اوس عالم ترقی کا ارادہ کرے تب عالم ہویت پر کہ عبارت عالم
ذات و عالم بیرنگ و عالم اطلاق و عالم محبت سے ہے پہنچے گا یہہ عالم اصل عالم ناسوت
و ملکوت و جبروت کا ہے اور انکو سب کو محیط ہے اور بمنزلہ جہان ہے اور یہہ تینو بمنزلہ
جسم اسی سے نکلتے اور بنتی ہین اور یہہ عالم ہمیشہ قایم و یکساں ہے اور اس مین تفاوت
نہین ہے اور جب سالک اس عالم سے مستفیض ہوا تو آپ کو عین جاننے لگے اور من و تو سے
نکل جائے گا کیون کہ یہان تجلی و توحید ذاتی کہل جاتی ہے اور جو خطرہ یہان آتا ہے وہ بہی
عین ذات ہوتا ہے اور جس مقام مین نظر ڈالتا ہے اپنے تئین دیکہتا ہے اور جسکو
ڈہونڈہتا ہے آپ ہی ہاتہہ آتا ہے یہہ مرتبہ توحید کا ہے اور یہہ مقام ہمہ اوست کا ہے بلکہ
مقام ہمہ اوست ہے اس سے آگے کوئی مقام نہین ہے اور حضرت غوث الثقلین رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے
کہ آنجناب فرماتے ہیں کہ طالب صادق و محب واثق اگر جمال پر کمال محبوب دیکہنا چاہے تو
کسی اہل دل کو تلاش کرے کہ وہ کونین کی شادی و رنج سے رمیدہ اور من کل الوجوہ غیرہ
سے بریدہ اور جمال محبوب سے آرمیدہ ہو کہ جب اوس اہل دل پر نظر کرے تو سواے حضرت
حق اور کچہہ نہ دیکہے پہر صحبت اوس صاف دل کی اختیار کرے اور اسے کوشش کرے کہ منظور
و مقبول اوسکا ہو جائے یعنے اوسکی صفات سے موصوف ہو اور اپنی ذات مین محو کرے
تب جمال محبوب دیکہے با این ہمہ اشتغال بذکر اور استغراق بفکر ضرور ہے اور فراموشی
ہر دو عالم سے لازم ہے کیونکہ جب تک یہہ امور نہ ہون گے نہ ذکر کا فایدہ ہے نہ فکر کا نفع
بیت دست پیرے گیر ورنہ رہبرت شیطان بود ،، طالب حق شو خدا را ازرہ باطل برآ
اب جاننا ضرور ہوا کہ حضرت غوث الاعظم نے جو کسی وقت مین ارشاد کیا ہے قدمی ہذہ
علی رقبۃ کل ولی اللہ یعنی یہہ قدم میرا سب اولیا اللہ کی گردن پر ہے یہہ کلام

الا و هم مشرکون بیت تا رہے برست عادت خویش ،، ہر دو و منافقی نہ درویش
جب یہہ معلوم ہوا تو اب واضح ہو کہ فنا فی الذات عبارت اس سے ہے کہ سالک اپنی ذات
اور اور ونکی ذات کو حق سمجھے یعنے یقین جانے کہ حضرت حق نے مرتبۂ اطلاق سے نزول فرمایا
اور اشکال و صورت مین ظاہر ہوا ہے کما قیل بیت ہر چہ بینی یار ہست اغیار نیست
غیر او جز وہم و جز پندار نیست ،، از خیال ہو معکم جلوہاست ،، لیک ہر کس لایق
دیدار نیست ،، اسو اسطے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حدیث ہے مَنْ عَرَفَ نَفْسَهُ
فَقَدْ عَرَفَ رَبَّهُ یعنے جسنے آپ کو جانا کہ مین نہین ہون حق ہون اس صورت مین
ظاہر ہوا ہون پس بے شک پہچانا اپنے پروردگار کو اور بہی فرمایا ہے عَرَفْتُ رَبِّي
بِرَبِّي یعنے تا وقتیکہ مین تہا حق کو نہین پہچانتا تہا جب آپ کو حق جانا تو از خود رفتہ
ہوا اور حق کو پہچانا کما قیل بیت تا توئی از خدا نیابی بوی ،، خود نباشی خدا
نماید روی ،، لیکن اس معرفت و فنا کے واسطے ترتیب بہی چاہئے کہ اس ترتیب سے
چلے کہ مقصود اعظم خدا شناسی اور وصول الی اللہ حاصل ہو اور ترتیب یہہ ہے کہ تمام
عالم کو یک آئینہ فرض کرے اور اوسمین حق کا جمال دیکہے اور اوس نسبت مین ایسا مقید
ہو جائے کہ ایک لحظہ و لمحہ دیدۂ دل سے فوت نکرے بلکہ اپنے خیال مین رہے کہ نہایت
اس خیال مین بہت چیزین نمودار ہونگے اور لذتین اوٹہینگے بعد اوسکے ترقی کرے اور
اعلیٰ پہ چلے کہ سب عالم کو حق جانے اور حق دیکہے اور یہہ تصور کرے کہ سب حق ہے کہ ان
صورتون اور شکلون مین ظاہر ہوا ہے بیت اے غیر ترا بسوی تو سیری نہ ،، خالی ز تو
ہر مسجد و دیری نہ ،، دیدند ہمہ طالبان مطلوبان را ،، آن جملہ توئی و درمیان غیری نہ
اور اس خیال مین مواظبت کرے کہ کوئی ساعت اور کوئی آن اس خیال اور تصور سے
خالی نرہے اور اس بات مین ہمیشہ سعی بلیغ اور کوشش کمال سے پیش آوے کیونکہ
کوئی مطلب بے سعی نہین ملتا اور ابتداء اس تصور مین کئی چیزین دیکہیگا اور انواع

لذتین پاویگا بعد اوسکے ترقی کا ارادہ کرے اور مرتبۂ اعلی پر چلے اور آپ کو درمیان سے
اوٹھاوے اور نفی وجود مین اور اثبات حق مین کوشش کرے یعنے چشم پوشیدہ یہہ
تصور کرے کہ جسکو مین جانتا تہا کہ مین ہون مین نہین ہون حق ہے پہر اس تصور مین مواظبت
کرے تا کہ آپکو فراموش کرے تو اوسکے باطن سے یہہ ترانہ نکلے گا بیت آنرا کہ من می گفتمش
اکنون نمیدانم چہ شد ،، بسیار وی را جستمش اکنون نمیدانم چہ شد ۞ جب یہہ تصور غالب
آیا تو از خود فراموش ہوا اور بینندہ اور دیدہ شدہ ایک ہوگیا حجاب اوٹھہ گیا اور
وصول حق حاصل ہوا کما قیل **نظم** ہمو شاہد ست ہمو شہود ،، غیر او نیست
درجہان موجود ،، روزان بتو بودم و نمی دانستم ،، شب با تو غنودم و نمیدانستم
ظن بود مرا بخود کہ من جملہ منم ،، من جملہ تو بودم و نمیدانستم ،، محبوب عیان بودم
نمیدانستم ،، با من بمیان بود نمیدانستم ،، گفتم بطلب مگر بجای برسم ،، خود
تفرقۂ آن بود نمیدانستم ،، یعنے بیخود ہونا و از خود رفتہ ہو جانا مقصود و مطلوب
طالبان حق اور نہایت و کمال درویشان ہے جب اس مقام پر پہنچا تو فنا فی اللہ حاصل ہوا
بیت رفت او ز میان ہمین خدا ماند خدا ،، الفقر اذا تم ہو اللہ این ست اسی جگہ
سے ہے کہ صوفی وہ نہین ہے جو بہت چلہ کشی کرے اور خلوتین اور ریاضتین کرے
بلکہ صوفی وہ ہے کہ نہو الٰہی جملہ طالبان حق کو یہہ مرتبہ عنایت فرما بحرمت النبی
و آلہ الامجاد **فایدہ** واضح ہو کہ حصول فنا کا طریق کہ اعاظم احوال اور مقامات اولیا مین
ہے یہی طریقہ خاص فقیر کاتب کے خاندان کا ہے اور عین طریق قادریہ اور قلندریہ یہی ہے
نے اسکے حصول مقام خیلے دشوار ہے چنانچہ ہمارے جد امجد حضرت شاہ محمد کاظم
قدس اللہ سرہ فرماتے ہین عبارتہ ہذا **بیت** مایا بہرم ہم جہاندگی سادہو۔ پاپایا
اپنے گہر مائین ،، جاکو بتاوین جگ سے نیارا سو پایا داری گر ماٗین ،، کون کہت
وہ الکہ نرنجن گہٹ گہٹ بیچ سمایو نائین ،، کاظم کے نین سے دیکہو وہی آہمین ہی آہین ہے

الرديه